رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اِک دن دیکھنا عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداران ساڑھے چار روپئے

چندہ غیر ممالک کے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۲	۲۵- فروری ۱۹۱۵ء مطابق ۱۰- ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ ہجری	نمبر ۱۰۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح موقت دینی مشاغل میں باوجود علالت طبع مصروف ہیں ؛

(ب) اہل بیت نبوی میں خیر و عافیت ہے ؛

۲- ایت وار بعد از ظہر فاضل جلیل مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کا لیکچر فضیلت قرآن مجید پر ہوا۔ مولانا موصوف نے ان باتوں کا خیال رکھا جو اس قسم کے لیکچروں کے لئے میرے نزدیک از بس ضروری ہیں اگرچہ مولانا نے اپنی تقریر کے نوٹ بھی کر رکھے تھے تاکہ بعد میں مکمل مضمون دیا جاسکے۔ مگر آپ نے زبانی لیکچر دیا۔ اور کتب سابقہ کو اس حیثیت میں تسلیم کرکے جو ان کے پیرو معتقد ان کو دیتے ہیں پھر قرآن مجید کی فضیلت انپر داخلی و خارجی دلائل سے ثابت کی۔ طرز بیان ایسا مؤثر و اعلےٰ تھا کہ سامعین بتمکین کی توجہ پورے طور پر جذب رہی آپکا مضمون بلحاظ آپکے تبحر علم کے اگرچہ عالمانہ و فلسفیانہ تھا مگر آپنے طلباء کی استعداد کا پورا لحاظ رکھا۔ اور بذریعہ آسان مثالوں کے اپنا فی الضمیر دل نشین پیرایہ میں واضح کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ لیکچر ابھی باقی ہے۔ کچھ حصہ سوموار کو ہوا۔ باقی بدھ کو ہوگا۔ انشاءاللہ اتوار کو شیخ محمد یوسف صاحب جماعت کے مبلغین کے سامنے تحریر پر لیکچر دینگے۔

اخبار احمدیہ

احباب اپنے اپنے علاقہ کی دلچسپ خبریں بھیج کر ممنون فرمایا کریں تاکہ یہ کالم زیادہ پُر رونق ہو سکے ؛

۱- ایک مستفسر کو لکھا گیا۔ اگر کوئی شخص فوج کی ملازمت کرسکتا ہے اور پھر گورنمنٹ کی اعانت اور حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل کی نیت سے فوج میں ملازمت اختیار کرے تو اللہ کے نزدیک وہ اجر پانیوالا ہے۔ اگر وہ وہاں مارا جائے تو اللہ اس کا اجر دیگا۔ ہاں اسکا نام شہادت نہیں ؛

۲- نہایت افسوس ہے کہ مکرمی محمد شریف اللہ صاحب تحصیل صوابی مع بال بچے کے اپنے اصلی وطن کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے کیونکہ وہاں کے لوگوں نے اپنے جور و جفا سے انہیں وہ جگہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ خانصاحب اپنی اراضیات وغیرہا کو بغیر کسی انتظام کے اللہ کے بھروسہ پر چھوڑ کر مردان چلے گئے اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناظر ہو ؛

۳- دفعدار رب نواز خان صاحب میدان جنگ سے دعا کے لئے عرض کرتے ہیں اور اپنا بہت بہت اخلاص بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے ؛

۴- شیخ محمد حسین صاحب سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں۔ قول الفضل کو بہت غور و توجہ سے شروع سے اخیر تک پڑھا اور بعض مقامات کو مکرر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ آپکی یہ سعی مشکور کرے اور آپکو جزائے خیر دے صفحہ ۷۵ پر آپنے بہت صحیح تحریر فرمایا ہے کہ اس فتنہ عظیم کے وقت اگر اس قادر مطلق سے دستگیری نہ فرمائی ہوتی تو ظاہری

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا)

جنگ یورپ

فرانسیسی جہاز پر تارپیڈو۔ لنڈن ۱۹ - فروری - جرمنی کی ایک آبدوز کشتی نے رود بار انگلستان میں فرانسیسی جہاز ڈینورہ پر تارپیڈو پھینکا۔ مگر وہ جوں توں کر کے بندرگاہ تک پہنچ گیا۔

اٹلی کی پارلیمنٹ نے حکومت کے ایما پر ملک کی خارجیہ پالیسی کو معرض بحث میں لانا منظور نہیں کیا (۱۹ فروری)

روسی محاربہ۔ کارپیتھین میں ہم نے کئی حملوں کو پسپا کر کے ایک پہاڑی تیوک سگین فتح کر لی۔ ۱۷ کو ایک روسی پلٹن نے ایک گڑھی کو فتح کر کے وہاں کے تمام جرمنوں کو قتل کر دیا۔ جرمنوں کے تمام مٹوس حملے پسپا کئے گئے۔ وسکوف کے علاقہ میں دو دن شدید لڑائی ہوتی رہی۔ ہم نے دو ہزار قیدی اور چھ مترالیوز توپیں پکڑ لیں۔ آسٹروں کا یہ بیان غلط ہے۔ کہ انہوں نے ۲۹ ہزار قیدی پکڑ لئے تھے۔ اسوقت روسی اور آسٹروی ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔ اور ان میں لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ جورومانیا کے سرحدی قصبہ مارمورسیز سے دکھائی دیتی ہے۔ جدید روسی محاذ پر اب دریا پرتھ پر ہے۔

جرمن وزیر اعظم آسٹروی وزیر اعظم کو ملنے گیا ہے۔ (۲۰ - فروری)

فرنچ ریزرو سپاہ نے ایسی شجاعت دکھائی ہے۔ کہ وہ اب باقاعدہ فوج شمار ہو گی۔

آسٹریلیا کی حکومت امپیریل گورنمنٹ کے لئے اپنے ملک کا تمام زائد منجمد گوشت محفوظ رکھ رہی ہے۔

جرمن حکومت نے مشرقی پرشیا کے پناہ گزینوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ گھروں کو واپس لوٹنے میں جلدی نہ کریں۔ کیونکہ اگرچہ نئی صورت پیدا ہو گئی مگر ابھی صوبہ کے کل حصص میں مکان وخوراک کا انتظام آپ کریں

ولہلمینا کے غلہ کے متعلق انگریزی حکومت نے امریکہ کو جواب دیا ہے۔ کہ اگرچہ جرمنی نے باہر سے آنے والے غلہ کو سرکاری تحویل میں نہ لینے کا اعلان کر دیا ہے مگر یہ اعلان محض اس غلہ کی ضبطی کے معاملہ کو زیادہ پیچیدہ بنانے کی غرض سے ہوا ہے۔ جرمنی نے بے پناہ دیہات وقصبات پر گولہ باری کی ہے۔ اور آئرلینڈ کو غلہ لیجانے والے جہاز غرق کر دیئے ہیں۔ پھر انگلستان ہمبرگ کو جو قلعوں کی پناہ میں واقعہ ہے۔ کیوں جنگی موقع تصور نہ کرے۔ دشمن کو ہر وقت اختیار ہوتا ہے۔ کہ تلاشی لینے کے بعد اگر وہ کسی جہاز کا قریب معلوم کر لے۔ تو اسے گرفتار کر لے یا تلف کر دے۔

سر جان فرنچ کی روزہ رپورٹ

لنڈن ۱۹ فروری

ایک موقعہ پر جرمن اپنے ۶۰ مردے چھوڑ گئے ہم نے جرمن خندقوں کو سرنگوں سے اڑا دیا۔ اور کئی قیدی گرفتار کئے۔ سیلابی زمین اور خندقوں کے باوجود ہماری سپاہ نے مردانگی سے جوابی حملہ کیا۔ حال میں ہم نے جن جن موقعوں کو سر کیا ہے۔ ان پر برابر قابض ہیں۔

امریکہ و تجارت اسلحہ

لنڈن ۱۹ - فروری

پریزیڈنٹ ولسن نے امریکہ کی جرمن عورتوں کے ایک وفد سے کہا ہے۔ وہ تجارت اسلحہ کے متعلق کسی قسم کی بندش کو منظور نہیں کریں گے۔

مغربی محاربہ (۲۱ - فروری) ایپرس کے علاقہ میں ہم نے چند فتح شدہ خندقوں کا کچھ حصہ واپس لے لیا۔ ہمارے گولے جرمن گولوں سے بہتر ثابت ہو رہے ہیں۔ بلجیک فوج کے تازہ دم رنگروٹ پہنچ گئے ہیں۔

عدن ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ یمن سے آنیوالے لوگوں کا بیان ہے۔ کہ مقام تائز میں ترک ایک بڑا لشکر تیار کر رہے ہیں۔ اس مقام سے انگریزی سرحد ایک دن کے فاصلہ پر ہے۔ نیز یہ بھی خبر گرم ہے۔ کہ ترکوں نے کچھ عرصہ ہوا۔ اپنی فوج کا ایک حصہ شیخ سعید روانہ کر دیا ہے۔

روسی واپسی و مزاحمت۔ دہلی ۲۰ - فروری آسٹروی زرنوز و پر پھر قابض ہو گئے ہیں۔ اور روسی اب تمام صوبہ بوکوینا کو خالی کر گئے ہیں۔ مگر دوسرا روسی ثمن اور وستولا کے مابین برابر شدید مقابلہ کر رہا ہے۔ کارپیتھین میں روسی باستحکام تمام قائم ہیں۔ جرمن بحری دھمکی کے باوصف انگلستان سے برابر جہازات جا رہے ہیں۔ اور آرہے ہیں۔ جرمنی میں غلہ کا غالباً قحط نہیں محسوس ہو رہا۔ بلکہ جنگی سامان تیار کرنیکا تمام مصالحہ ختم ہوتا جاتا ہے۔

جرمن ڈکیتی۔ لنڈن ۲۰ - فروری - اعلان کیا گیا کہ جرمنی نے اپنے جہازوں کو حکم دیدیا ہے۔ کہ وہ امریکن تجارتی جہازوں پر حملہ نہ کریں۔ ساتھ ہی نیم سرکاری طور پر اعلان ہوا۔ کہ انگلستان نے رود بار انگلستان اور برطانوی و فرنچ سمندروں میں جرمن حملوں کی روک تھام کا بندوبست کر لیا ہے۔

اطالوی انداز۔ ۲۰ - فروری - مسٹر ڈلن کا تار ہے کہ اٹلی پندرہ دن کے اندر آسٹروی صوبہ ٹرینٹو و دیگر مقامات کے اطالوی باشندوں کو آزادی دلانے کے لئے تلوار نیام سے نکال لیگی۔ اطالوی حکومت پانچ دن سے سسلی میں گھوڑے اور خچر حکماً حاصل کر رہی ہے۔

ہندوستان کی خبریں

بھائی پرمانند کی تاریخ ہند کی ضبطی۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب کی رائے میں بھائی پرمانند کی تصنیف تاریخ ہند میں ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا کے خلاف اظہار نفرت کا میلان رکھتے ہیں۔ لہذا قابل ضبطی قرار دیگئی۔

انارکلی لاہور میں قتل۔ ۲۰ - فروری کی شام کو ۶ بجے کے قریب سکھ بازار انارکلی لاہور میں تانگہ پر جا رہے تھے معصوم علی شاہ ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے ان کے ہاتھ میں کیتی دیکھ کر انہیں روکا۔ اور کیتی چھین لی۔ اس پر ایک سکھ نے جیب میں ہاتھ ڈالکر ریوالور نکالا۔ اور ہیڈ کانسٹیبل پر پے در پے تین فائر کئے۔ وہ سکھ بھاگ گئے۔ ایک سکھ کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار کنندہ ایک مسلمان دکاندار تھا۔ جو قاتل کی گولی سے بال بال بچا۔

مسلمانوں کو کس کا ساتھ دینا چاہئے۔ نامی ایک اشتہار کو بھی جناب لاٹ صاحب پنجاب نے قابل ضبطی قرار دیا ہے۔

لدھیانہ میں بمب۔ ۲۰ فروری کی صبح کو لدھیانہ کے محلہ ڈیکفیلڈ گنج میں ایک پنشنر سکھ رسالدار کے گھر پر بمب پھینکا گیا۔ مگر خوش قسمتی سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۵ - فروری ۱۹۱۵ء

صوفی غلام محمد صاحب بی-اے

مبلغ مارشیس

الفضل کے گذشتہ نمبر میں یہ خبر شائع کی جا چکی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد عالی کے ماتحت ۲ فروری کو بوقت سہپہر مولانا مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی-اے قادیان سے بغرض تبلیغ و اشاعت اسلام مارشیس کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور حضرت خلافت مآب مع جملہ خدام (جن میں اردو مدارس کے طلباء و اساتذہ بھی شامل تھے) قریباً ڈیڑھ میل تک آپکی مشایعت کیلئے تشریف لے گئے۔ اور خاص دعائیں کرنے کے بعد آپ کو رخصت کیا ؕ

ہم چاہتے ہیں کہ جسطرح ہمارے آقا و امام نے مولوی صاحب کی روانگی کو خاص اہمیت دی ہے اسی طرح ہم بھی اس خبر کو خاص اہمیت دیں۔ اور احباب تک صرف مولانا موصوف کے مختصر حالات پہونچائیں۔ بلکہ ان کے تبلیغی سفر کے محرکات کا بھی ذکر کریں اور جماعت کو اپنے فرائض کیطرف توجہ دلائیں ؕ

اگرچہ مولوی غلام محمد صاحب سے پہلے چودھری فتح محمد صاحب مبلغ اسلام انگلستان میں کامیابی سے کام چلا رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں تو متعدد واعظ ترقی اسلام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ وعظ و تبلیغ کا تمام کام باقاعدگی کے ساتھ خلافت ثانیہ میں ہی شروع ہوا ہے۔ اس لئے گو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مارشیس کا مبلغ خلافت محمود کا پہلا مبلغ ہے۔ مگر اس کے ساتھ اس امر واقعہ سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مولوی غلام محمد صاحب ہی پہلے مبلغ ہیں۔ جن کو خلیفہ ثانی نے اپنے عہد خلافت میں ہندوستان سے باہر بھیجا ہے ؕ

پس سمجھنا چاہئیے کہ خلافت محمود کا مقرر کردہ اور فضل عمر کا اپنی خاص دعاؤں کے ساتھ بھیجا ہوا واعظ انشاء اللہ خصوصیت کے ساتھ کامیابی کا تاج پہنے گا۔ اور اپنے مقاصد میں کامیاب و بامراد ہوگا ؕ

ہمارا قابل دوست اور احمدیت کا ممتاز واعظ بھی چودہری فتح محمد صاحب کی طرح تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا طالب علم اور علیگڈھ کا تعلیم یافتہ ہے۔ اور یہ عجیب حسنِ اتفاق ہے جس کالج کے طلباء اپنی دینی سستی اور آزاد خیالی میں مشہور سمجھے جاتے ہیں۔ خدا نے چاہا کہ اوسی کالج کے طلباء سے احمدیت و اسلام کی تبلیغ کا کام لیا جائے۔ پس ہم جہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی خوش قسمتی پر نازاں ہیں۔ وہیں علی گڈھ کو بھی قابل مبارکباد سمجھتے ہیں۔ اور دل سے چاہتے ہیں کہ یہ کالج اور اس کے متعلقین اس نور کی شناخت کریں جو آسمان سے مسلمانوں کے گھروں کو منور کرنے کے لئے مسیح موعود کے وجود میں نازل ہوا۔ اور جس کی شعاعوں کے حامل ہو کر علی گڈھ کالج کے سابق طلباء تاریک دنیا کو روشن کرنے جا رہے ہیں ؕ

ہاں ہمارا معزز اور خدا پرست بھائی (جسے ہم دین کا خادم ہونے کے باعث مبارک انسان کہہ کر مخاطب کرتے ہیں) علیگڈھ سے واپس آکر ٹریننگ کالج لاہور کے اعلیٰ درجہ یعنی سینیر اینگلو ورنیکولر کلاس میں داخل ہوا۔ اور وہاں سے کامیابی کے ساتھ فارغ ہو کر تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں اول مدرس عربی و دینیات کے عہدہ پر مقرر ہو کر بچوں کی تعلیم و تربیت کے مقصد اعلیٰ کی انجام دہی میں مصروف ہوا۔ ہمارے قابل و ستنے جبراتی جناب مفتی محمد صادق صاحب سے اور علوم عربی اور دینیات کی تحصیل حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی حافظ نور الدین رضی اللہ عنہ کے حلقہ تلامذہ میں شامل ہو کر حاصل کی اس کے بعد آپ کو خواہش ہوئی کہ حفظ قرآن کی نعمت عظمیٰ کو بھی تابوت سینہ میں محفوظ کیا جاوے۔ چنانچہ مارشیس کی طرف روانہ ہونیوالے گریجوایٹ بزرگ نے حال ہی میں اس قابل رشک زینت سے اپنے تئیں مزین کر لیا۔ ہمارے مولوی صاحب کو اکثر لوگ صوفی کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور اس لفظ کا اطلاق لاریب آپ پر صحیح معنوں میں ہو سکتا ہے کیونکہ لاریب آپ صافی القلب اور متقی انسان واقع ہوئے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ خدا تعالیٰ کے راستوں میں دنیوی چالاکیاں و ظاہری علوم ٹھوکر اور تقویٰ و نیک نمونہ اعانت و امداد ثابت ہوتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان صوفیائے کرام کی طرح (جو ہندوستان کو اصنام پرستی سے نجات دلا کر توحید کا حلقہ بگوش بنا چکے ہیں) آج پھر ایک صوفی کو راون کے جزیرہ اور مریچ کی سرزمین کی طرف روانہ کیا جاوے۔ اور جہالت و مادہ پرستی کے راکھشوں اور دیوتوں کی افواج کو احمدیت کے دم سے ہلاک کر کے ان جزائر کی بلندیوں پر وہ جھنڈا بلند کیا جاوے۔ جسکی نسبت اللہ تعالیٰ کے مسیح نے فرمایا ؕ

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود ؕ ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

صوفی صاحب کے داعی اسلام بنا کر بھیجے جانے کی ایک خصوصیت بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے وہ یہ کہ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود نے خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ چند لوگ اپنی زندگیاں اشاعت اسلام کے لئے پیش کریں۔ اسپر صوفی صاحب نے دوسرے چند احباب کے ساتھ اپنے تئیں پیش کیا۔ پھر خلیفۃ المسیح اول کے سامنے بھی اس نذر کا اعادہ کیا۔ آخر خدا تعالیٰ نے مسیح کے سامنے پیش کردہ نذر کو پسر موعود کے ہاتھ پر پورا کر دیا۔ اور مولانا صوفی صاحب نے روانگی سفر سے پیشتر رویا میں دیکھا کہ

مسیح موعود تشریف لائے۔ اور خوش خوش مسکرا کر فرمایا کہ کب روانہ ہوگے۔

پس ہم خوش ہیں اور اپنے مبلغ بھائی کی خوش طالعی اور سعید بختی پر سجدہ شکر بجا لاتے اور مبارکباد عرض کرتے ہیں کیونکہ وہ نہ صرف خلافت محمود کے ایک رنگ میں پہلے واعظ ہیں بلکہ اسی نذر کو پورا کرتے ہیں جو مسیح موعود ؑ کے ہاتھ پر مانی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ :-

اب احمدیت دنیا کے کونوں تک پہنچ جائے دجال کا فتنہ پاش پاش ہو جائے۔ اور اسلام پھر اپنی پہلی شان کیساتھ دنیا کو اپنی چمک دکھائے۔ چنانچہ خلافتِ ثانی کا دور شروع ہونے کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ اور یہی تحریک کا نتیجہ تھا کہ سیلون سے برادر محمد کبیر۔ محمد ہاشم۔ ایل مارکیکار اور دیگر احباب نے اور مارشیس سے برادر محمد نور دیا ہیڈ ماسٹر محمڈن اسکول اور ہل و مسٹر سلطان غوث سکینڈ ماسٹر سکول نمبر کو وسیا نجی سبحان محمد اور دیگر مخلصین نے دربار خلافت میں ایک مبلغ کے بھیجے جانے کی درخواست پیش کی۔ جس کی منظوری ہمارے قابل۔ نیک اور قابل رشک مبلغ و واعظ مولانا مولوی حافظ صوفی غلام محمد بی۔ اے۔ ایس۔ اے۔ وی کے تقرر کی صورت میں ظہور پذیر ہوئی

ہم مسیح کے کاموں کی اس تکمیل پر دربار خلافت میں عرض کرتے ہیں اور مولوی صوفی صاحب کے تقرر پر ان کے متعلقین خصوصاً انکی اہلیہ محترمہ ان کے خسر ان کے ہم زلف مولانا حافظ روشن علی داعی احمدیت حیدر آباد کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کو توجہ دلاتے ہیں کہ نہ صرف ترقی اسلام کے فنڈ کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لے بلکہ اپنے واعظین و مبلغین کی کامیابی کے لئے بارگاہ ایزد متعال میں الحاح و لجاجت سے دعائیں کرے اور کہے۔ بار الہا ہمارا کام کوشش ہے کامیابی تیرے ہاتھ میں ہے ؕ

ثبوت ملائکہ

نمبر ۵

از سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل

پانچویں دلیل دنیا میں بہت سی چیزیں اپنے اثرات سے اور نتائج سے اپنے ہونے کا ثبوت دیتی ہیں۔ دیکھو سنکھیا ایک خوفناک زہر اور سم قاتل ہے۔ مگر اس کا خطرناک یا مہلک ہونا اس کے دیکھنے سے معلوم نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی شکل اس کے سم قاتل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ بلکہ جس نے پہلے کبھی سنکھیا نہ دیکھا ہو۔ وہ اسے دیکھ کبھی یہ خیال نہ کریگا۔ کہ یہ کوئی مہلک چیز ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک معمولی بے ضرر چیز سمجھ کر یا کسی اور چیز کے دھوکہ میں اسے استعمال کرے۔ اور ہلاک ہو جاوے۔ غرض سنکھیا کا خطرناک اور زہر قاتل ہونا اس کی شکل یا اس کے دیکھنے سے معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے اثرات اور اس کے استعمال کے نتائج اس کے خوفناک ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی فرشتوں کے وجود کی پانچویں دلیل فرشتوں کے اثرات اور ان کے اعمال کے نتائج کو پیش کرتے ہیں۔ دیکھو رسول اللہ صلعم دشمنوں کے ظلم سے تنگ آکر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لے گئے۔ اور صحابہ کو بھی ہجرت کا حکم دیا۔ مگر وہاں جا کر بھی کفار نابہنجار نے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ اور بڑی دھوم دھام سے ایک لشکر جرار لیکر بدر کے مقام پر مسلمانوں کی بیخکنی کے لئے چڑھ آئے۔ مگر مسلمان نہائت کمزور تھے۔ نہ ان کی تعداد زیادہ تھی۔ نہ وہ جنگجو سپاہی تھے۔ نہ انہیں زبردست عصبیت تھی۔ نہ ان کے پاس ہتھیار اور اعلیٰ سامان تھے۔ اور نہ مسلمانوں میں لڑنے کی ہمت تھی۔ بلکہ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح لڑائی کی نوبت ہی نہ آوے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ان کی حالت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے۔ وان فریقاً من المؤمنین لکارھون۔ یعنی بہت سے مومن جنگ بدر میں کافروں سے لڑنے سے ہچکچاتے تھے۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ اس جنگ کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور کفار نابہنجار نے کیسی فاش شکست کھائی۔ اور اسلامی جماعت نے کیسی نمایاں فتح حاصل کی۔ اور کفار کا تمام زور و غرور کس طرح توڑا گیا۔ کیا یہ مسلمانوں کی اپنی طاقت کا نتیجہ تھا؟ ہرگز نہیں یا کیا مسلمانوں کے اعلیٰ سامان اس کا موجب تھے؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا وجہ کہ مسلمان کمزور غریب بے ہتھیار بے سامان ہو کر کفار پر غالب آگئے۔ اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ کوئی کام بغیر وجہ اور علت کے نہیں ہوتا۔ اس جنگ میں فتح پانا نہ تو مسلمانوں کی کثرت نہ ہمت نہ عصبیت اور نہ سامان کی وجہ سے تھا۔ بلکہ اس کی حقیقی وجہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بدیں الفاظ فرماتا ہے:

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلٰثۃ الاف من الملائکۃ منزلین بلیٰ ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین

یعنی اے مسلمانو! تم جنگ بدر کو یاد کرو جب تم نہائت کمزور اور ضعیف تھے۔ جبکہ تمہیں رسول کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے یہ بشارت دی۔ کہ تین ہزار فرشتے تمہاری مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجے۔ اور انہوں نے تمہارے دل کو مضبوط کیا۔ اور کافروں کے دل میں تمہارا رعب ڈالا۔ اور یہ فتح تمہارے زور یا طاقت کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ الٰہی مدد ہے۔ جو فرشتوں کے ذریعہ تمہارے شامل حال ہوئی۔ پھر جنگ بدر کے بعد ایک ایسا موقعہ آیا۔ کہ دس ہزار کافروں کا لشکر بڑے کروفر سے مدینہ پر چڑھ آیا۔ اور آیا بھی اس نیت سے کہ مسلمانوں کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیں گے۔ اور صفحہ ہستی پر اسلامی جماعت کا نام و نشان بھی نہ رہیگا۔ دوسری طرف مسلمان تعداد میں بھی تھوڑے تھے۔ اور سامان بھی ان کے پاس نہ تھا۔ باہر نکلکر مقابلہ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مجبوراً ایک خندق کھود کر شہر کے اندر محصور ہو گئے۔ باہر دس ہزار کا لشکر پڑا ہے۔ اندر سے ایک اور گل کھلتا ہے۔ وہ یہ کہ شہر میں جو یہودیوں کا قبیلہ رہتا تھا۔ وہ باغی ہو گیا۔ اب مسلمانوں کی مصیبت کا اندازہ اب اپنے دل میں لگا لیجئے۔ کہ ان بیچاروں کی کیا حالت ہو گی۔ باہر دس ہزار درندے کھڑے ہیں۔ اندر مار آستین کا خطرہ ہے۔ نہ اسوقت مسلمانوں کی استعداد تعداد کہ وہ فتح کا خیال کریں۔ نہ سامان میں کوئی عمدگی ہے۔ کہ شکست سے امن میں ہوں۔ نہ شہر کے لوگوں پر بھروسہ ہے۔ کہ ایک طرف توجہ کر کے صرف باہر والوں کا مقابلہ کریں۔ اگر باہر والوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ تو یہودیوں سے خطرہ ہے۔ کہ ابھی مال اسباب لوٹ کر اور ہمارے بیوی بچوں کو قید کر کے قلعہ بند ہو جاویں گے۔ اور اگر یہودیوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ تو خطرہ ہے۔ کہ وہ لشکر جرار سیلاب کی صورت میں ابھی بہت اٹھوا شہر کو ڈبو دیگا۔

غرض نہ باہر جا سکتے ہیں۔ نہ اندر ٹھہر سکتے ہیں۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی مصیبت کا نقشہ ان لفظوں میں کھینچتا ہے۔ اذ جاؤکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا ھنالک ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالا شدیدا۔

یعنی وہ وقت یاد کرو۔ جب تم پر دشمن باہر سے بھی چڑھ آیا۔ اور اندر سے بھی دشمن نے سر نکالا۔ تمہاری آنکھیں ترچھی ہو گئیں۔ تمہارے دل دھڑکتے ہوئے گلے تک آگئے۔ تم اللہ تعالےٰ کے متعلق برے برے گمان کرنے لگے۔ اسوقت مومنوں کی جماعت پر بڑا ابتلاء آیا۔ اور ایک خطرناک زلزلہ ان پر آیا۔

لیکن اس لڑائی کا کیا نتیجہ نکلا۔ کیا زبردست دشمن اندر گھس آیا۔ کیا یہودی بغاوت کامیاب ہو گئی۔ کیا مسلمانوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ کیا اسلامی جماعت مغلوب ہو گئی۔ ہرگز نہیں۔ تو پھر کیا ہوا۔ یہی کہ باہر کا لشکر بھاگ گیا۔ دس ہزار آدمی بے سر و سامان حیران پریشان ہو کر ہو گئے۔ شہر کی بغاوت مٹا دی گئی۔ قلعہ بند یہودی پکڑ کر بغاوت کے جرم میں ہلاک کر دیئے گئے۔

کیا یہ نتیجہ ایک مادی آدمی کی آنکھوں کو خیرہ کرنیوالا نہیں؟ کیا اسباب اور علل پر ہی سارا انحصار سمجھنے والے اس نتیجہ سے حیران نہیں؟ ہیں اور ضرور ہیں۔ اور معاملہ کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرنے والا انسان ہم سے سوال کرتا ہے۔ کہ اس جنگ میں خلاف توقع اور خارق عادت طور پر مسلمانوں کی فتح کے کیا اسباب ہیں۔ اس کے جواب میں ہم وہی وجہ پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن مجید

میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو بتائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا و جنودا لم تروھا و کان اللہ بما تعملون بصیرا ❊

یعنی اے مسلمانو! اللہ تعالےٰ کا وہ احسان یاد کرو جب کہ تم پر بڑے بڑے لشکر چڑھ آئے تھے۔ اور تم ان کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے تھے۔ اور دنیوی اسباب تمہاری مدد کے لئے تیار نہیں تھے۔ اسوقت اللہ تعالیٰ نے ہوا کے ذریعہ تمہاری مدد کی۔ جس نے کافروں کے خیمے اڑا دیئے۔ اور فرشتوں کے ذریعہ تمہاری نصرت کی۔ جنہوں نے کفار کو بھگا دیا۔ اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور تمہاری سرزمین سے انہیں نکال دیا۔ دیکھئے یہاں پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسے خوفناک موقعہ پر تمہاری ہمت نہ تھی۔ کہ کافروں کو بھگا دیتے بلکہ اللہ تعالےٰ نے مہربانی فرماکر فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جو تمہاری مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتا تھا۔ اس نے ان کفار کو تم سے بھگا دیا۔ اور اس طرح پر تم تباہ ہونے سے بچ گئے۔ یہاں پر خدا تعالےٰ نے لم تروھا میں ایک عجیب اشارہ یہ کیا۔ کہ وہ فرشتے تم کو نظر نہیں آتے تھے۔ اس لئے تم انکار نہ کر بیٹھنا۔ کیونکہ تمہیں فتح دیکر اور کفار کو شکست دیکر انہوں نے اپنے اثرات اور اپنے اعمال کے نتائج سے تم پر ثابت کر دیا۔ کہ وہ وجود رکھتے ہیں۔ کیونکہ اگر واقعہ میں ان کا کوئی وجود نہیں۔ تو بتاؤ دس ہزار آدمیوں کو کس نے بھگایا۔ کیا خود بخود گئے؟ نہیں۔ کیونکہ وہ تو مرنے مارنے کی نیت سے آئے تھے۔ یا کیا تم نے زور بازو سے بھگایا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ تم ڈر کے مارے اندر بیٹھے تھے۔ پھر وہ جو بھاگ گئے۔ تو کوئی نہ کوئی سبب اور موجب ماننا پڑے گا۔ سو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس فتح کا سبب اور موجب فرشتوں کو ٹھہرایا ہے ❊

پھر اس کے بعد جب جنگ حنین کا موقعہ آیا اور عجب کی سزا میں صحابہ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ صرف ۱۲ آدمی رہ گئے۔ اور کفار نے پورا غلبہ پا لیا۔ اسوقت لڑائی کا رنگ فوراً بدل گیا اور چھوٹے بڑے گئے۔ اور بڑے چھوٹے ہو گئے فتح کرنے والے مفتوح اور مغلوب غالب ہو گئے۔ صحابہ کے پیر جمنے لگے۔ اور کافروں کے پیر اکھڑنے شروع ہو گئے۔ اور بھاگنے والے مسلمانوں نے بھگانے والے کافروں کو چشم زدن میں بھگا دیا۔ اور سینکڑوں آدمی قید کئے۔ اور تمام علاقہ پر قبضہ کر لیا ❊

اس کی کیا وجہ تھی۔ اور کیا سبب ہے۔ کہ جنگ کا رنگ ایک لمحہ میں بدل گیا۔ سو اس کی وجہ خود عالم الغیب والشہادۃ خود بیان فرماتا ہے۔ ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین و انزل جنودا لم تروھا۔ یعنی اس لڑائی میں بھی تم زور بازو سے فتحیاب نہیں ہوئے۔ بلکہ فرشتوں کا ایک لشکر تھا۔ جس نے تمہاری مدد کی پھر اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفیہ طور پر مکہ والوں کے ظلم سے تنگ آ کر مدینہ کی طرف صرف حضرت ابوبکرؓ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے۔ تو پتہ لگنے پر کفار چاروں طرف سے دوڑ پڑے۔ اس پر رسول صلعم کو ایک غار میں پناہ لینی پڑی۔ مگر تب بھی بعض کافر غار کے منہ تک پہنچے۔ اور کہا۔ کہ محمد (صلعم) اور ابوبکرؓ کے پاؤں کے نشان یہاں تک ختم ہوتے ہیں۔ ہو نہ ہو دونوں اسی کے اندر ہیں۔ اور یہ گفتگو حضرت ابوبکرؓ اور رسول صلعم نے سنی۔ مگر قدرت خدا کہ وہ کافر غار میں داخل نہیں ہوئے۔ اور جب آپ غار سے نکلکر مدینہ تک گئے ہیں تب بھی کسی نے آپ کو نہیں دیکھا۔ حالانکہ انعام کی طمع میں سینکڑوں آدمی آپ کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ مگر سب کی آنکھوں پر پردہ ڈالا گیا۔ اور ان کی آنکھیں آپ کے دیکھنے سے گویا اندھی کر دی گئیں۔

اب بتاؤ۔ کہ کیا یہ کام انسانی طاقت سے ہوا؟ ہرگز نہیں۔ یا کیا مادی اسباب کی تائید سے یہ سب کچھ ہوا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ انسانی کوششیں اور مادی اسباب تو آپ کے خلاف تھے۔ پھر یہ کیوں ہوا؟ اس کی وجہ بھی وہی فرشتوں کی مدد ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ بقر رکوع ۱۲ میں فرماتا ہے۔

اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ و جنودا لم تروھا۔ یعنی اس کی وجہ بھی صرف فرشتوں کی مدد ہے۔ غرض پانچویں دلیل فرشتوں کے وجود کی یہ ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً اپنے اثرات سے اور اپنے خارق عادت افعال کے نتائج سے دنیا پر اپنی ہستی کا ہونا ثابت کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ بدرؐ خندقؐ حنینؐ اور ہجرتؐ کے واقعات نے دنیا کو دکھلا دیا۔ کہ جو کام مادی اسباب سے نہ ہو سکیں۔ اور جو ساخت دنیوی علل سے ظہور پذیر نہ ہوں۔ وہ خدا تعالےٰ فرشتوں کے ذریعہ رونما کرتا ہے۔

حقیقۃ النبوۃ کی تعلیم کے متعلق قابل نمونہ تحریک

برادر سراج الدین صاحب سوداگر چرم بریلی لکھتے ہیں۔ کہ سو کاپی القول الفصل کی اور سو کاپی حقیقۃ النبوۃ کی دجو مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ کے جواب میں چھپ رہی ہے۔ میرے خرچ پر تقسیم کی جائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ میرے خیال میں یہ قابل نمونہ کام ہے۔ امید ہے کہ دوسرے بھائی بھی اپنے اپنے خرچ پر حسب استطاعت حقیقۃ النبوۃ کی کاپیاں تقسیم کرائیں گے۔ اور اسطرح انجمن ترقی اسلام کو بہت مدد مل جائے گی یہ ایک ثواب کا کام ہے جسمیں ہر مستطیع احمدی کو حصہ لینا چاہیئے (اس قسم کی درخواستیں ترقی اسلام قادیان کے پتہ پر آنی چاہئیں)

خریداران الفضل کی توجہ کے لائق ہے جن احباب کی قیمت ختم ہو چکی ہے۔ ان کے نام وی۔پی آتے ہیں۔ اگر کسی نے حساب کی بابت دریافت کرنا ہو۔ وہ پہلے وی۔پی وصول کریں۔ پھر بعد میں تفصیل حساب معلوم کر سکتے ہیں۔ وی۔پی واپس آنے سے نہ صرف دفتر کو نقصان ہوتا ہے بلکہ خریداران اخبار پر بھی بوجھ پڑتا ہے اس لئے عرض ہے۔ کہ خریداران الفضل وی۔پی وصول کر کے مشکور فرماویں ❊ (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح

جو ۱۲ و ۹ فروری ۱۹۱۵ء کو دئے

(۱)

حضور نے سورہ فاتحۃ الکتاب پڑھ کر فرمایا:۔

انسان کی زندگی اور اس کی زیست جس طرح مختلف جسمانی اشیاء پر منحصر ہے۔ ایسے ہی ہستی باریتعالیٰ بھی انسان کی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہے۔ میری مُراد اس سے یہ ہے کہ:۔

ہر ایک انسان پر دنیا میں ضرور مشکلات آتے ہیں۔ اور اسے طرح طرح کی دقتیں پیش آتی ہیں۔ اور اس کے کاموں میں روکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ ایسے وقت میں دوسری دنیاوی چیزیں جو انسانی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہیں۔ مثلاً ہوا۔ پانی۔ کھانا لباس۔ سُورج۔ رات۔ دن۔۔ ۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ یہ ایک دہریہ کو بھی حاصل ہیں۔ اور ان سے ایک خدا کا منکر بھی ایسا ہی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جیسے ایک خدا کا ماننے والا۔ اور اسکی صفات پر ایمان رکھنے والا۔ تو جب انسان پر مشکلات آئیں۔ اور اُسے تکلیفوں کا سامنا ہوتا ہے تو خدا کا نہ ماننے والا اسکی قدرتوں اس کی نُصرت۔ تائید اور اعانت پر یقین نہ رکھنے والا جب دنیاوی ساماںوں کو اپنے ہاتھ سے نکلتے دیکھتا ہے۔ اور جب دنیا کی اشیاء اس کے مخالف ہو جاتی ہیں تو اس کا دل بیٹھ جاتا ہے اسکی ہمت پست ہو جاتی اس کا حوصلہ ٹوٹ جاتا اور وہ ہار جاتا ہے۔ لیکن ایسے وقت میں ایک خدا کا ماننے والا جو جانتا ہے کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ خدا قادر ہے جب دنیاوی سامان مخالف ہو جاویں تو اس کا دل نہیں بیٹھتا وہ گھبراتا نہیں۔ کیوں؟ اس کا خدا پر ایمان ہے۔ پس خدا کی ہستی پر ایمان انسان کو بہت سی مشکلات سے بچا لیتا ہے

بہت سے نادان لوگ مشکلات اور مصائب کیوقت خودکشی کر لیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کو خدا پر ایمان نہیں ہوتا۔ اور وہ نہیں جانتے کہ کوئی ایسی ہستی بھی ہے جو مشکلات سے بچا سکے۔ اسی لئے اسلام میں خودکشی کو حرام فرما دیا ہے ٭

پس وہ وقت جب تمام دنیا کی اشیاء انسان کے مخالف ہو جاتی ہیں ایسے وقت میں خدا ہی ہے جو انسانی دل کو ڈھارس دیتا ہے۔ جب دنیا کے لوگ حق اور صدق کو چھوڑ کر ناراستی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور حق کے مخالف ہو جاتے ہیں تو خدا پر ایمان پر لانے والا جانتا ہے کہ سچے کو کوئی ڈر نہیں ٭ تو جب مومن یہ دیکھتا ہے تو اسکے دل سے بے اختیار الحمد نکلتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

کہ مولا یہ سب تیرا فضل ہے کہ جب دنیا میرے مخالف ہو گئی تو تیری ہستی پر میری نظر پڑی، تو ہی میرا مددگار ہوا ٭

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور اسکی مہربانی ہے کہ اس نے اپنی ہستی کو ظاہر کر کے اپنے بندوں کو مصائب سے رہائی دی۔

میں نے بولنا نہ تھا۔ مجھے ریزش کی وجہ سے کھانسی سی بہت تکلیف ہے۔ چند دن ہوئے میں نے دیا دیکھا کہ میں نے مولوی سید سرور شاہ صاحب کو کہلا بھیجا ہے کہ آپ جمعہ پڑھاویں لیکن پھر جلدی سے ایک لڑکے کے ہاتھ کہلا بھیجا ہے۔ کہ میں خود ہی پڑھاؤں گا۔ آج میرا ارادہ بولنے کا نہ تھا۔ میں نے ایک اشتہار کے چند فقرات سُنے ہیں بعض آدمیوں نے یہ مشہور کیا تھا کہ میں نے گورنمنٹ کے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے۔ کہ مجھے اگر خلیفۃ المسلمین تسلیم کرایا جاوے تو میں گورنمنٹ کی بہت مدد کر سکتا ہوں۔ اسپر میں نے شایع کیا تھا کہ یہ جھوٹ اور خلاف واقعہ امر ہے۔ میں نے گورنمنٹ سے کوئی ایسی درخواست نہیں کی۔ اور میں نے اس کی تردید کر دی تھی۔ لیکن وہ انسان جس کا منشاء صداقت کی مخالفت اور اس کا انکار ہو۔ اُسے سچی باتوں میں بھی قصور نظر آتا ہے۔ اُس نے یہ کہدیا۔ خطاب طلب کرنیکے لئے میاں نے عرضی دینے سے انکار کیا ہے۔ یہ تو نہیں لکھا کہ میں نے خلیفہ تسلیم کئے جانے کے لئے کوئی عرضی نہیں دی۔

اگر اس کا منشاء مجھے دکھ پہنچانے کا تھا۔ اور میرے دل میں درد پیدا کرنے کا تھا تو اُسے مبارک ہو کہ ایسا ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ میرا اور اس کا فیصلہ کریگا۔ اب سوائے اس کے اور کوئی امر نہیں رہا۔ میں نے جس کو سچ کہتا ہوں اور اُسے جھوٹ قرار دیا جاتا ہے۔ اور اُسے فریب اور دھوکہ بازی پر محمول کیا جاتا ہے میں کہتا ہوں کہ میں نے گورنمنٹ سے کوئی خطاب خلیفہ وغیرہ کا ذکر کیا کرتا ہے۔ مگر یہ لوگ اسے یہ کہکر کہ گورنمنٹ کو عرضی دینے سے تو انکار نہیں کیا۔ حق و باطل کو ملتبس کر دیتے ہیں۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ میں نے ہرگز گورنمنٹ کو اپنے خلیفہ تسلیم کرائے جانے کی کوئی عرضی نہیں دی مگر یہ اُسے تقیہ یا توریہ بتاتے ہیں۔ حالانکہ میں نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین لکھ کر بتا دیا تھا۔ اگر میں نے ایسا کیا ہے تو مجھ پر لعنت ہو۔ اور اگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ اور یہ مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے تو مجھ پر جھوٹا الزام لگانے والے پر لعنت پڑے گی۔ تو اب میرے مولیٰ سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ اس امر کا فیصلہ کرے۔ اور وہ صدق و کذب میں فیصلہ کر کے حق و باطل سے ممتاز کرے اور جو اس امر میں جھوٹا ہے اس کا جھوٹ ظاہر کر دے ٭

میں نے یہ کہا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ صاحب کو خط لکھا اور پھر اس کے بعد میری کوئی تحریر اس کے خلاف نہیں نکلی۔ اگر کسی تقریر کو ضبط کرنیوالے نے بجائے خواجہ کے "حضرۃ صاحب" لکھ دیا ہے تو یہ اُس کی غلطی ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت صاحب کو ایسا خط لکھا بلکہ میری تحریر یہی ہے۔ اور میں نے یہی کہا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اس طرح کا خط لکھا تھا ٭

میں اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں جس نے نبی کریم صلعم کو بھیجا۔ اُس خدا کی قسم جس کا فرستادہ حضرت مسیح موعود تھا اُس خدا کی قسم قرآن جس کا کلام ہے حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے ایک اس قسم کا خط لکھا ہے آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کس کو لکھا ٭

پھر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسا لکھنے والا احمق ہے وہ بیوقوف ہے وہ نہیں دیکھتا کہ مہمان تو یہاں (ان دنوں میں حضرۃ مسیح موعود لاہور میں تشریف فرما تھے) آرہے ہیں۔ قادیان میں اب جاتا کون ہے۔ اُسے چاہیئے تھا کہ وہ لاہور اور قادیان کا خرچ جمع کر کے دیکھتا کہ کتنا ہے۔ پھر فرمایا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ لنگر جب تک تمہارے ہاتھ میں ہے چلتا رہیگا اگر میں اسے انکے ہاتھ میں دیدوں تو یہ چند دنوں میں ہی بند ہو جاوے۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا۔ یہ قسم کھالیں کہ ہم نے کبھی ایسا نہیں لکھا یا یہ کہ حضرت مسیح موعود

نے یونہی کہدیا تھا۔ ہم نے کوئی نہیں کہا۔ پس فیصلہ کا آسان طریق یہی ہے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ قادر ہے۔ اُسے طاقت ہے جو چاہے کرے۔ وہ ہر ایک امر کا آسانی سے فیصلہ کر دیتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں۔ میں بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کا فیصلہ صادر فرمائے۔ اور حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کر دے۔ میں کسی کو بددعا نہیں دیتا بلکہ میرا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہ ملے۔ یا خدا تعالیٰ کوئی کلمہ زبان سے نہ نکلوا دے (یعنی زبان پر بے ساختہ کلمات جاری نہ ہو جائیں) تب تک بددعا کرنا ناجائز ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ حق کو باطل سے الگ کر دے۔ خواہ کسی طریق سے ہو۔

مجھ پر یہ حملے کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں میں نے کب اپنے آپ کو پاک کہا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ میرے خدمات ایسے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ ایک خدمت میرے سپرد کر دی ہے میں نے اس کی درخواست نہیں کی۔ خدا نے مجھے خلیفہ بنا دیا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے قبل از وقت ایسی خبریں بتلائیں جو بتلاتی تھیں۔ کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ بعد میں بھی اس نے مجھے ڈھارس دی۔ کہ میں حق پر ہوں۔ میں نے اگر اپنی خلافت دہوکے سے ستوائی ہے۔ تو آئیں فیصلہ کر لیں۔ اگر یہ فیصلہ کے لئے بھی نہ آویں۔ تو خدا خود فیصلہ کرے گا۔ میں ان تمام لوگوں کو جن کو میرے ساتھ تعلق ہے۔ اور جنہوں نے میری بیعت صداقت اور صدق دل سے کی ہے۔ نفاق اور شرارت سے نہیں کی۔ کہتا ہوں کہ وہ ساتھ ملکر دعا کریں۔ کہ خدا حق کو باطل سے علیحدہ کر دے۔ چالیس دن تک وہ اس دعا میں لگے رہیں میں پھر کہتا ہوں۔ کہ بددعا کسی کے لئے نہ کریں۔ خدا تعالیٰ سے یہ طلب کرو۔ کہ وہ خود صادق کو کاذب سے الگ کر دے اور ان میں فرق کر دے۔ اگر خلافت حق ہے۔ تو اسے قائم کر دے۔ اور دشمنوں کو ذلیل کرے۔

پھر خدا ایسے سامان کر دے۔ کہ حق و باطل علیحدہ ہو جاوے۔ چالیس دن میں نے اس لئے کہا ہے۔ کہ چالیس کا عدد تکمیل کو چاہتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا۔ لیکن پھر دس روز بڑھا کر چالیس کو پورا کر دیا۔ پس چالیس دن تک دعا میں لگے رہیں۔ بددعا نہ کریں۔ بلکہ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ جلد حق کو باطل سے جدا کر کے جھوٹوں کا جھوٹ ظاہر ہو۔

خدا تعالیٰ اپنی تمام محبوب چیزوں کے واسطہ سے۔ اپنے پیارے رسول صلعم کے واسطہ سے۔ اور اپنی کلام برحق قرآن کریم کے واسطہ سے وہ قدوس ہے۔ اپنی قدوسیت کے واسطہ سے۔ وہ سبحان ہے۔ وہ صادق ہے۔ وہ صدق کو چاہتا ہے۔ وہ اپنی تمام صفات پاک کے طفیل سے پھر اپنے پیارے مسیح موعودؑ کے طفیل سے حق و باطل میں فیصلہ کرے۔ تا دنیا کو صدق و کذب کا پتہ لگ جاوے بہت مباحث ہو چکے ہیں۔ اب بات حد سے بڑھ رہی ہے خدا خود کوئی فیصلہ صادر فرمائے۔ خدا کی آواز آسمان سے نہیں آیا کرتی۔ بلکہ زمین پر ہی کشوف اور الہامات کے ذریعہ سے وہ حق ظاہر کر دیتا ہے۔ سو الحمد للہ خدا تعالیٰ نے میری تائید اسطرح بھی کی۔ اور کئی سو مومنوں کو بذریعہ الہامات و کشوف و رویا و صادقہ میری خلافت حقہ کی خبر دی۔ ہاں ایک طریق جھوٹے کو ظاہر کر دینے کا ہے۔ پس خدا اب یہ نشان بھی دکھلائے۔ خدا تعالیٰ نے نشان تو بہت سے دکھلائے۔ لیکن اندھی دنیا نے نہ دیکھا۔ پس خدا خود ایسے طریق سے باطل کی بطالت کو ظاہر کرے۔ کہ لوگوں پر حق روشن ہو جاوے۔ اور دنیا کو پتہ لگ جاوے۔ کہ باطل پر کون ہے۔

نمبر ۳

(۱۹-فروری ۱۹۱۵ء)

واذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلہم یرشدون ۲ - ۱۸۲۔

دنیا میں کسی شخص کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی بہت بڑی وجہ احسان ہوتی ہے۔ ایک شخص دوسرے کی بعض حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کی بعض تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔ اس کی بعض مصیبتوں میں اس کے کام آتا ہے اور اس کے بعض دکھوں کو اس سے ہٹاتا ہے۔ اس کے بدلے میں وہ شخص اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتا ہے۔ دیکھو۔ فوج کا ایک سپاہی بارہ پندرہ روپیہ لیکر گورنمنٹ کے لئے اپنی جان دینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کو کھانے پینے پہننے وغیرہ کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی۔ جس کو گورنمنٹ پورا کرتی تھی۔ تو چونکہ گورنمنٹ اس کی ضروریات اور حاجتوں کو پورا کرتی رہتی ہے۔ اس لئے وہ بھی گورنمنٹ کے لئے فرمانبرداری کرنے کو تیار ہوتا ہے۔

غرضیکہ جو ہستی کسی دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ اس کے لئے فطرت کے مطابق اور ان قواعد اور قوانین کے مطابق جو کسی انسان کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے جاری کردہ ہیں۔ انسان مطیع اور فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ واذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلہم یرشدون ۲-۱۸۲ کہ تم لوگ ہمیشہ جو ایسا کرتے ہو۔ کہ جو تمہاری ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ تم اس کی فرمانبرداری کرتے ہو۔ تو آؤ ہم بھی تمہیں کچھ بتائیں۔ کہ جب کسی بندہ کو کوئی مصیبت پیش آجائے۔ کوئی دکھ پہنچے۔ کوئی رنج و الم ہو۔ اور وہ میری نسبت سوال کرے اور کہے۔ کہ وہ خدا جو مشکلات کو دور کیا کرتا ہے مصائب اور آلام کو ہٹاتا ہے۔ کہاں ہے۔ اور وہ خدا جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے آج کہاں ہے۔ کہ میری مشکلات کو بھی دور کرے۔ فرمایا۔ اس کو کہو کہ تمہیں خدا کے متعلق یہ پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ وہ کہاں ہے۔ وہ تو تمہارے پاس اور بہت ہی قریب موجود ہے۔ اور ہر وقت ہر ایک انسان کے پاس موجود رہتا ہے تم سے دور نہیں ہے جب کوئی پکارنے والا دکھ اور درد کی حالت میں پکارتا ہے۔ تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ اور اس کے مصائب اور آلام کو دور کرتا ہوں۔ ہاں اب یہ چاہئے۔ کہ جس طرح دنیا میں ہر ایک محسن کی اطاعت کی جاتی ہے۔ اسی طرح میری بھی اطاعت کریں۔ جب انسان اپنی ایک دو حاجتوں کے پورا کرنیوالے اور بعض ضرورتوں میں کام آنے والے لوگوں کا ہمیشہ کے لئے فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ خدا جس کے احسانوں اور انعاموں کو انسان گننے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اس کی فرمانبرداری اور اطاعت نہ کرے۔ اس فرمانبرداری کے نتیجہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہارا ہی اس میں بھی فائدہ ہے

اور وہ یہ کہ تم راہ راست پا لو گے۔ اور ہدائیت یافتہ ہو جاؤ گے۔

یہ کیسی سچی بات ہے۔ اور کیسا سچا کلام ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ کے حضور جو پکارتا ہے۔ خدا اس کی دعا کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ تم لوگوں نے تو ابھی یہ نظارہ دیکھا ہے پچھلے جمعہ میں نے ایک اشتہار دیکھا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ "میاں صاحب نے گورنمنٹ سے اپنے خلیفۃ المسیح تسلیم کئے جانے کی استدعا کی ہے۔ اور گورنمنٹ نے بالمقابل مذہبی معاملات میں مداخلت سے انکار کیا ہے۔" یہ خبر ہم نے وثوق کے ساتھ سنی۔ اور جو طریق عمل میاں صاحب نے خلافت کے شوق میں اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے اس خبر پر یقین کر لینا ہمارے لئے بالکل ضروری تھا۔ پھر اشتہار لکھنے والے نے اس خبر کی صداقت پر یہ دلیل دی تھی۔ کہ "میاں صاحب نے اس اشتہار میں نہائت عقلمندی سے کام لیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ مجھے گورنمنٹ سے کسی خطاب کی ضرورت نہیں۔ نہ میں نے کوئی درخواست دی ہے۔ یہ کس نے کہا ہے کہ آپ نے کوئی درخواست بطلبی خطاب دی ہے۔ خبر تو یہ ہے۔ کہ آپ نے کوئی چٹھی اپنے خلیفۃ المسیح تسلیم کئے جانے کے متعلق لکھی ہے آپ نے کسی ایسی چٹھی بھیجنے سے انکار نہیں کیا۔" اس نادان نے یہ نہیں سمجھا۔ کہ گورنمنٹ سے یہ کہنا کہ مجھے خلیفۃ المسیح تسلیم کروا دو۔ خطاب نہیں تو اور کیا ہے؟ کیونکہ گورنمنٹ صرف نام ہی دے سکتی ہے۔ لیکن اس کا کام نہیں دے سکتی۔ چونکہ اس شخص کے دل میں گندے خیالات تھے۔ اس لئے اس نے اپنی فطرت پر قیاس کر کے میری نسبت بھی کہدیا۔ کہ میں نے بیچیدار بات کر کے جھوٹ بولا ہے۔ جیسا کہ میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں سنایا تھا۔ کہ اس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ میں نے اپنے اعلان میں لکھدیا تھا۔ کہ "لعنت اللہ علی الکاذبین اللہ تعالیٰ کی جھوٹوں پر لعنت ہو۔" لیکن باوجود اس کے کہا گیا۔ کہ میں نے اس خبر سے انکار نہیں کیا۔ اور لوگوں کو دھوکہ دیا ہے۔

دیکھو اللہ تعالیٰ کیا قادر ہے۔ کہ ابھی اس بات کو (یعنی ایک الزام کا "ازالہ" اشتہار کے ہمیں پہنچے) پورا ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک دوست کو جواب آگیا ہے۔ کہ کسی نے کوئی ایسی درخواست گورنمنٹ کو نہیں بھیجی۔ اس دوست نے اپنی چٹھی اور گورنمنٹ کے جواب کو بجنسہٖ شائع کر دیا ہے۔

اس سے صاف طور پر معلوم ہو جائیگا۔ کہ الزام کے قابل کون ہے۔ اور یہ ہمارے لئے ثبوت ہے اس بات کا کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ جب کوئی ہمیں پکارتا ہے تو ہم اس کی دعا کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ لیکن فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی شرط یہ ہے کہ ہماری فرمانبرداری اور اطاعت کی جائے۔

مومن انسان کی زندگی کیسے سکھ اور آرام کی زندگی ہوتی ہے۔ دنیا میں ایک ایسا شخص جس کے گھر میں ڈاکٹر موجود ہو۔ وہ بیماری کے وقت بہت آرام میں رہتا ہے ایک ایسا شخص جس کے گھر کا پلیڈر اور بیرسٹر ہو۔ وہ کسی مقدمہ میں گرفتار ہونے کے وقت بہت سکھ پاتا ہے۔ اور پھر ایک ایسا شخص جس کے رشتہ دار دولت مند اور معزز ہیں وہ افلاس اور تکلیف کے وقت بہت مدد حاصل کرتا ہے تاہم پھر بھی کوئی انسان دنیا کی تمام نعمتیں اپنے گھر میں مہیا نہیں کر سکتا۔ مگر وہی شخص جو اذا دعان میں شامل ہو۔ یعنی خدا کو اپنی ضرورتوں اور تکلیفوں کے وقت پکارے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی طبیب اور ڈاکٹر نہیں ہے اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کوئی وکیل اور پلیڈر نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی دوست غنی اور حافظ و ناصر نہیں ہے۔ وہ انسان جس کے گھر میں تمام نعمتیں جمع ہو سکتی ہیں۔ وہ وہی ہوتا ہے۔ جو اذا دعان میں شرکت اختیار کرتا ہے۔ اس کو پھر کسی چیز کی پرواہ نہیں رہتی اور کوئی غم کوئی فکر اور کوئی دکھ نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو فرماتا ہے۔ کہ اگر تمہیں کوئی دکھ کوئی تکلیف ہو۔ تو اس کا علاج مجھ سے چاہو۔ اور اس کی دوا مجھ سے مانگو۔ ہم تمہیں دیں گے۔ سو ہم نے مانگا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہمیں دیدیا۔ ہماری نظر تو چالیس دنوں پر تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے چار ہی دن میں ہماری دعا کو قبول فرما لیا۔ کیونکہ گورنمنٹ کا جواب ۱۶۔ فروری کو وہاں سے چلا ہے۔ اور ۱۹۔ کو یہاں پہنچ گیا ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مومن کی ایک نیکی دس کے برابر ہوتی ہے سو خدا تعالیٰ نے ہمارے ایک دن کو دس دن کے برابر کر دیا۔ اور چار ہی دن کے اندر ہماری بریت کر دی۔ اب ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔ اور اس کے حکموں کو مانیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حکموں کا ماننا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ جس کا خدا ہو گیا۔ اس کو کسی اور کی پرواہ نہیں ہے۔ اور جس کا کوئی نہیں۔ اس کا خدا ہے۔ پس تم لوگ دعاؤں میں لگے رہو۔ اور اس کے تمام حکموں اور ارشادوں کی دل و جان سے تعمیل کرو۔

اللہ تعالیٰ ہماری سب جماعت کو سچے اور سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ہماری ہر راحت اور ہر رنج میں ہمارے ساتھ ہو۔

احباب توجہ کریں

احمدی قوم کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی فضل عمر نے مبلغ پانچ سو روپیہ ریلیف فنڈ میں اپنی گرہ سے ادا فرما دیا تھا گویا یہ رقم قوم کے ذمہ قرض تھی۔ جس کا ادا کرنا نہایت ضروری تھا۔ لیکن اسوقت تک رقم مذکور میں سے [illegible] وصول ہو گیا ہے۔ باقی مبلغ [illegible] قابل وصول ہے۔ بلکہ امید ہے کہ اس سے زیادہ رقم ہی ادا کرنے کی سعی کی جاوے گی۔ لہذا رقم مذکور کے وصول کرنے کے واسطے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔

خلیفہ رشید الدین

نومبایعین

بابو عبد الحق صاحب ڈپٹی۔ شاہ کوٹ۔

اہلیہ صاحبہ سب پوسٹماسٹر صاحب۔ ضلع گوجرانوالہ۔

والدہ صاحبہ بابو اصغر علی خانصاحب۔ ضلع فیروزپور

مستری محمد صاحب۔ ضلع شاہ پور۔

رحمت اللہ صاحب۔ ریاست نابھہ۔